نماز وتر کے مسائل

تحریر: مولانا ابواُمامہ نوید احمد بشار۔ مدرس جامعہ علوم اُثریہ جہلم

وتروں کی دعا

نماز وتر میں ایک سے زائد دعائیں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں، اس حوالے سے احادیث کا بہ غور مطالعہ کیا جائے تو مسئلہ یہ واضح ہوتا ہے کہ احادیث میں مذکور مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا بہتر ہے، اگر کوئی مزید دعائیں کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

① سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:

'اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِکْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّکَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْکَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ'

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے ہدایت دی ہے، مجھے عافیت دے، ان لوگوں میں شامل کر کے، جن کو تو نے عافیت دی ہے، مجھے دوست بنا لے ان لوگوں میں شامل کر کے جن کو تُو نے دوست بنایا ہے، جو چیز مجھے عطا کی ہے اس میں برکت دے، ہر اس چیز کے شر سے مجھے بچا، جو تو نے مقدر کر دی ہے، یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو دوست بن جائے، وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا، تو بہت بلند ہے، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت ہے۔''

[سنن أبي داوٗد: 1425، سنن الترمذي: 464، سنن النسائي: 1746، سنن ابن ماجة: 1778، صحیحٌ]

سنن النسائی (۱۷۴۷) میں دُعا کے اختتام پر 'وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ' کے الفاظ بھی ہیں۔

انہیں عبداللہ بن علی رحمہ اللہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان کر رہے ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

'وَأَمَّا رِوَايَتُهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يَثْبُتْ'

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی روایت ثابت نہیں۔'' (تهذيب التهذيب 5/284)

یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، البتہ ان الفاظ کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ

صحیح ابن خزیمہ (۱۱۰۰، وسندہٗ صحیح) میں ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قیام رمضان میں جب قنوت نازلہ پڑھتے تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔

② سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قنوت وتر کی یہ دُعا سکھلائی:

'اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنَا فِیمَنْ عَافَیْتَ، وتَوَلَّنَا فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لَنَا فِیمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ؛ إِنَّکَ تَقْضِي وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ' ''اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت دی ہے، ہمیں ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تُو نے عافیت دی ہے، ہمیں ان لوگوں میں شامل کر کے دوست بنا لے جن کو تو نے دوست بنایا ہے، ہمیں اُس چیز میں برکت دے جو تو نے ہمیں عطا کی ہے، ہمیں ہر اس چیز کے شر سے محفوظ رکھ، جو تو نے مقدر کر دی ہے، بلاشبہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو دوست بن جائے، وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ تو بہت برکت والا اور بہت بلند ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی 73/3، ح:2700، وسندہٗ صحیح)

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

'رَبِّ أَعِنِّی وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِی وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ، وَامْکُرْ لِی وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ، وَاھْدِنِی وَیَسِّرْ ھُدَایَ إِلَیَّ، وَانْصُرْنِی عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی لَکَ شَاکِرًا، لَکَ ذَاکِرًا، لَکَ رَاھِبًا، لَکَ مِطْوَاعًا إِلَیْکَ، مُخْبِتًا، أَوْ مُنِیبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِی، وَاغْسِلْ حَوْبَتِی، وَأَجِبْ دَعْوَتِی، وَثَبِّتْ حُجَّتِی، وَاھْدِ قَلْبِی، وَسَدِّدْ لِسَانِی، وَاسْلُلْ سَخِیمَةَ قَلْبِی'

''میرے رب! میری مدد فرما، میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میری نصرت فرما، میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما، میرے لیے مفید منصوبہ فرما، میرے خلاف منصوبہ بندی نہ فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، ہدایت کا اتباع میرے لیے آسان فرما دے، جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما، الٰہی! مجھے اپنا شکر گزار، ذکر کرنے والا، ڈرنے والا، بہت فرماں برداری کرنے والا، تواضع کرنے والا یا توبہ کرنے والا بنا دے، میرے رب میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت ثابت کر دے، میرے دل کی رہنمائی فرما، میری زبان کا بولنا درست کر دے اور میرے دل سے بغض و کینہ نکال دے۔''

ابوالحسن طنافسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا یہ دُعا میں قنوتِ وتر میں پڑھ لیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! (سنن ابی داوٗد: 1510، سنن ابن ماجة 3830، وسندهٗ صحيحٌ)

④ عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قنوتِ وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: 'لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، كُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ :لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ' ''تیرے لئے اتنی زیادہ تعریف ہے جس سے ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور ان کا درمیانی حصہ بھر جائے، تُو ہی ثنا و بزرگی کا اہل ہے اور جو بندے نے کہا، تُو اس کا مستحق ہے، ہم سب تیرے بندے ہیں، جو تو دینا چاہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے اُسے کوئی دینے والا نہیں، کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی تیرے مقابلہ میں فائدہ نہیں دیتی۔'' (مصنف ابن أبی شیبة: 300/2، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ:

سیدنا عبدالرحمن بن ابزیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی انہوں نے قنوت نازلہ میں یہ دُعا پڑھی: 'اَللّٰهُمَّ إِيَّاکَ نَعْبُدُ، وَلَکَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْکَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَکَ، وَنَخْشَى عَذَابَکَ، إِنَّ عَذَابَکَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ، وَنُثْنِي عَلَيْکَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُکَ، وَنُؤْمِنُ بِکَ، وَنَخْضَعُ لَکَ، وَنَخْلَعُ مَنْ يَكْفُرُکَ' ''اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں، تیری ہی طرف دوڑ کر آتے اور تابعداری کرتے ہیں، ہم تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا حقیقی عذاب کفار کو اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے، اے اللہ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش چاہتے ہیں، تجھے جھٹلاتے نہیں، تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو تجھ سے برائی کرتا ہے، اسے قطع تعلقی کرتے ہیں۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي: 201/2؛ وسندهٗ صحيحٌ)

قنوتِ وتر رکوع سے پہلے ہو یا بعد میں؟

قنوتِ وتر رکوع سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح صحیح ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقے ثابت ہیں، صحابہ کرام سے بھی ایسا ہی ثبوت ملتا ہے، لہٰذا اسے باعث نزاع نہیں بنانا چاہیے۔

قنوتِ وتر رکوع سے پہلے

① سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

'اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوتِرُ بِثَلَاثِ رَکَعَاتٍ.. وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوعِ'

''رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے، آپ رکوع سے پہلے قنوت کرتے۔''

(سنن النسائی:1700، سنن ابن ماجة:1182، وسندہٗ صحیحٌ)

② سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

'عَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ إِذَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَتِی فِی الْوِتْرِ........'

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھایا کہ جب میں وتر میں اپنی قرأت سے فارغ ہوں تو یہ پڑھوں.......''

(التوحید لابن مندة:191/2، السنن الکبریٰ للبیہقی 39,38/3، وسندہ حسن)

رکوع کے بعد قنوت وتر

① سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

'عَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی وِتْرِی إِذَا رَفَعْتُ رَأْسِی وَلَمْ یَبْقَ إِلَّا السُّجُودُ...'

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھایا کہ جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں اور صرف سجدے باقی رہ جائیں تو یہ دُعا پڑھوں۔۔۔'' (المستدرک علی الصحیحین للحاکم:173/3، وسندہ حسن)

② سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح کے لیے امام مقرر کیا تھا تو اس وقت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو رکوع کے بعد قنوت وتر کروایا کرتے تھے، نیز قنوت نازلہ اور قنوت وتر کی دعائیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمة:1100، وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ قنوت وتر رکوع سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح پڑھی جا سکتی ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ رکوع کے بعد قنوت وتر درست ہونے پر صحابہ کرام کا اتفاق ہے، دوسری اہم بات یہ ہے کہ جس روایت میں قبل از رکوع قنوت کا ذکر ہے، اس کے راوی بھی سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، اُصول یہ ہے کہ راوی اپنی روایت کو سب سے بہتر سمجھتا ہے، لہٰذا سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد قنوت وتر پڑھنا اس بات پر صریح دلیل ہے کہ ایسا کرنا جائز اور درست عمل ہے۔

وتروں میں ہاتھ اُٹھانا

بعض اہل علم سے قنوت وتر میں رکوع کے بعد ہاتھ اُٹھانا ثابت ہے، لہٰذا اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رکوع کے بعد ہاتھ اُٹھانے کا قائل وفاعل ہے، اس پر کوئی قدغن نہیں، کیونکہ معاملہ اجتہاد کا ہے، لہٰذا اسے باعثِ نزاع نہیں بنانا چاہیے، ویسے تو نماز وتر اور قنوت نازلہ علاوہ بھی کسی نماز ہاتھ اٹھا کر دُعا کی جاسکتی ہے، جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام مرض الموت میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعت کر وا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آگے تشریف لائے، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا: **'فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ'** ''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (دوران نماز ہی) اپنے ہاتھ دُعا کے لیے اُٹھا لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انہیں منصب امامت تفویض فرمایا، اس کی بہ دولت انہوں نے اللہ تعالیٰ حمد و ستائش بیان کی۔'' (صحیح البخاری:684، صحیح مسلم:421)

معلوم ہوا کہ کسی بھی نماز میں دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا مشروع اور جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر دُعا ثابت ہے، قنوت تو قنوت ہی ہے، وتروں میں ہو یا نازلہ میں؛ سوال یہ ہے کہ قنوت وتر، قنوت نازلہ میں فرق کس بنیاد پر کیا جاتا ہے؟ ہمارے نزدیک قنوت وتر اور قنوت نازلہ مسائل ایک جیسے ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

'فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا صَلَّى الْغَدَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ'

''یقیناً میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز فجر میں ان (ستر قاریوں کے قاتل رعل اور ذکوان قبیلے والوں) کے لیے ہاتھ اُٹھا کر بددُعا کی۔'' (مسند الامام أحمد:137/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **'وَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ قُنُوْتِهٖ فِي الْوِتْرِ'** ''قنوت وتر میں ہاتھ اُٹھائے۔''

(مسائل أحمد بروایة عبداللّٰه، ص:90، مسئله:319)

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ (مسائل الامام أحمد و اسحاق بن راهويه برواية الكوسج:649/2)

سلف صالحین میں کوئی ثقہ امام قنوتِ وتر میں ہاتھ اٹھانے کے خلاف نہیں۔

دُعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا

باقی رہا مسئلہ قنوت کے بعد ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا..... تو یہ بھی درست اور جائز ہے۔

① ابونعیم وہب بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

'رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَیْرِ یَدْعُوَانِ، یُدِیرَانِ بِالرَّاحَتَیْنِ عَلَی الْوَجْهِ'

''میں نے دیکھا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما دُعا کے بعد ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرلیا کرتے تھے۔'' (الأدب المفرد للبخاری:609،وسندهٗ حسنٌ)

② حافظ سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

'قَالَ الْفِرْیَابِیُّ:حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ رَاهِوَیْهِ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ رَأَیْتُ أَبَا کَعْبٍ صَاحِبَ الْحَرِیْرِ یَدْعُوْ رَافِعًا یَدَیْهِ فَإِذَا فَرَغَ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ رَأَیْتَ یَفْعَلُ هٰذَا قَالَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِی الْحَسَنِ' ''معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوکعب عبدربہ بن عبید رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے اور دُعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرلیا کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا: آپ نے کس کو ایسا کرتے دیکھا ہے؟ فرمانے لگے: حسن بصری رحمہ اللہ کو۔''

(فض الوعاء فی أحادیث رفع الیدین بالدعاء للسیوطی:59،وسندهٗ صحیحٌ)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

اس آثار سے معلوم ہوا کہ دُعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا درست ہے، خیر القرون میں ایسا کوئی نہیں جو ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے اور بعد میں ہاتھ چہرے پر نہ پھیرے۔

دعائے قنوت کے وقت مقتدیوں کا آمین کہنا

جب نماز وتر باجماعت ادا کی جائے اور امام باآواز بلند دعائے قنوت پڑھ رہا ہو تو مقتدی اس کی اقتدا میں ''آمین'' بھی کہہ سکتے ہیں، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رعل اور ذکوان وغیرہ کے خلاف نماز ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر میں قنوت کرتے رہے تو:

'وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ' ''صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آمین کہتے تھے۔''

(مسند الامام أحمد:302,301/1،سنن أبی داوٗد:1443،وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَهٰذَا خَبَرٌ صَحِیحٌ عِنْدَنَا سَنَدُهٗ' ''ہمارے نزدیک اس حدیث کی سند صحیح ہے۔''

(تہذیب الآثار:318/1. مسند ابن عباس)